روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 CPL 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 2 مئی 2002ء 18 صفر 1423 ہجری - 2 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 97

نزول جبریل کی صورت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت جبریلؑ کسی انسان کی صورت میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ ایسی صورت میں آئے جو ان کی اصلی صورت تھی اور انہوں نے افق کو ڈھانپ لیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ حدیث نمبر 2996)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کا ایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور لقا کے مرتبہ پر اس روح القدس کی روشنی نہایت ہی نمایاں ہوتی ہے اور اقتداری خوارق جن کا ابھی ہم ذکر کر آئے ہیں اسی وجہ سے ایسے لوگوں سے صادر ہوتے ہیں کہ یہ روح القدس کی روشنی ہر وقت اور ہر حال میں ان کے شامل حال ہوتی ہے اور ان کے اندر سکونت رکھتی ہے اور وہ اس روشنی سے کبھی اور کسی حال میں جدا نہیں ہوتے اور نہ وہ روشنی ان سے جدا ہوتی ہے۔ وہ روشنی ہر دم ان کے تنفس کے ساتھ نکلتی ہے اور ان کی نظر کے ساتھ ہر یک چیز پر پڑتی ہے اور ان کی کلام کے ساتھ اپنی نورانیت لوگوں کو دکھلاتی ہے اسی روشنی کا نام روح القدس ہے مگر یہ حقیقی روح القدس نہیں حقیقی روح القدس وہ ہے جو آسمان پر ہے یہ روح القدس اس کا ظل ہے جو پاک سینوں اور دلوں اور دماغوں میں ہمیشہ کے لئے آباد ہو جاتا ہے اور ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان سے جدا نہیں ہوتا اور جو شخص تجویز کرتا ہے کہ یہ روح القدس کسی وقت اپنی تمام تاثیرات کے ساتھ ان سے جدا ہو جاتا ہے وہ شخص سراسر باطل پر ہے اور اپنے پُرظلمت خیال سے خدا تعالیٰ کے مقدس برگزیدوں کی توہین کرتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ حقیقی روح القدس تو اپنے مقام پر ہی رہتا ہے لیکن روح القدس کا سایہ جس کا نام مجازاً روح القدس ہی رکھا جاتا ہے ان سینوں اور دلوں اور دماغوں اور تمام اعضا میں داخل ہوتا ہے جو مرتبہ بقا اور لقا کا پا کر اس لائق ٹھہر جاتے ہیں کہ ان کی نہایت اصفٰی اور اجلٰی محبت پر خدا تعالیٰ کی کامل محبت اپنی برکات کے ساتھ نازل ہو۔ اور جب وہ روح القدس نازل ہوتا ہے تو اس انسان کے وجود سے ایسا تعلق پکڑ جاتا ہے کہ جیسے جان کا تعلق جسم سے ہوتا ہے وہ قوت بینائی بن کر آنکھوں میں کام دیتا ہے اور قوت شنوائی کا جامہ پہن کر کانوں کو روحانی حس بخشتا ہے وہ زبان کی گویائی اور دل کے تقویٰ اور دماغ کی ہشیاری بن جاتا ہے اور ہاتھوں میں بھی سرایت کرتا ہے اور پیروں میں بھی اپنا اثر پہنچاتا ہے۔ غرض تمام ظلمت کو وجود میں سے اٹھا دیتا ہے اور سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے ناخنوں تک منور کر دیتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد 5 ص 72)

عبدالکریم قدسی صاحب کا اعزاز

پنجابی شعری مجموعے ''سردل'' کو پہلا انعام دیا گیا

مسعود کھدر پوش ٹرسٹ 1986ء سے پنجابی زبان و ادب اور ثقافتی فروغ کیلئے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ہر سال پنجابی زبان میں لکھی جانے والی کتابوں پر ایوارڈ، سرٹیفکیٹ اور نقد رقوم عرصہ 16 سال سے دے رہا ہے۔ یہ ایوارڈ بلاشبہ پنجابی زبان کا سب سے بڑا اور معتبر ایوارڈ کا درجہ رکھتا ہے۔ امسال بھی مورخہ 13- اپریل 2002ء کو تقسیم ایوارڈ کی ایک پروقار تقریب الحمراء ہال نمبر 2 لاہور میں منعقد کی گئی۔ جس میں پنجاب بھر کے اہل قلم نے شرکت کی۔ مہمانان خصوصی سابق وزیراعظم ملک معراج خالد، پنجابی ورلڈ کانگرس کے چیئرمین فخر زمان اور سیکرٹری اطلاعات وثقافت کامران لاشاری تھے۔ ملک معراج خالد کو اس سال ٹرسٹ کا سرپرست بنایا گیا ہے۔ اس سے قبل ٹرسٹ کے سرپرست جسٹس ریٹائرڈ عبدالجبار تھے۔ تقریب کی نظامت ممتاز اداکار اور دانشور شجاعت ہاشمی نے منفرد انداز میں نبھائی۔ تقریب کے آغاز میں پنجابی ادبی جریدہ ''لہراں'' کے مدیر اور پنجابی کے ممتاز شاعر اور ادیب ڈاکٹر سید اختر حسین اختر نے مسعود کھدر پوش کا تفصیلی تعارف کروایا۔ انہوں نے بتایا کہ ٹرسٹ 1986ء میں قائم ہوا اور یہ اس کا 16 واں سال ہے۔ جس میں ہر سال ایک لاکھ روپے کے ایوارڈ تقسیم کئے جاتے ہیں۔

2001ء میں پنجابی زبان میں چھپی جن کتب کو مسعود کھدر پوش ایوارڈ دیا گیا ان میں شاعری

باقی صفحہ 8 پر

ربوہ میں بجلی کی بندش

مورخہ 29 اپریل بروز سوموار ربوہ شہر میں تقریباً سارا دن مختلف اوقات میں بار بار بجلی بند ہوتی رہی۔ اس وجہ سے اہالیان ربوہ کو سخت پریشانی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ سخت گرمی کے موسم میں بجلی کی بندش سے بچوں اور بڑوں کو بہت مشکل پیش آتی ہے۔ اس کے علاوہ بجلی کے آلات کو نقصان پہنچتا ہے اور معمولات زندگی میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے۔ ربوہ کے عوام نے محکمہ واپڈا سے پرزور اپیل کی ہے کہ اس بدنظمی کو دور کریں تا کہ یہ پریشانی دور ہو سکے۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 52 واں جلسہ سالانہ

26 ہزار سے زائد احمدیوں اور دوہزار سے زائد نومبائعین کی شمولیت

رپورٹ: نسیم احمد بٹ مربی سلسلہ نائیجیریا

جماعت احمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ 28 تا 30 دسمبر 2001ء کو منعقد ہوا۔ اور اس سے قبل 27 دسمبر کو ایک سیمینار بھی ہوا۔

سیمینار

مورخہ 27 دسمبر کو صبح دس بجے دعوت الی اللہ کا سیمینار ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ الحاج ایم اے سلمان صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نائیجیریا حاجی ایم محمود بیشانو صاحب نے خطاب فرمایا۔ ہر سرکٹ کے چیئرمین کو اپنے علاقہ کی رپورٹ اور مسائل بیان کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ اس موقعہ پر مربیان اور معلمین کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دعوت الی اللہ کو موثر بنانے کے لئے مشورے دیئے گئے۔ مکرم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نے تمام سرکٹ کو بیعتوں کا ٹارگٹ بتایا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو 5 لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا تھا۔ لہذا اس سال 10 لاکھ کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے کوشش کریں۔ دوپہر کو 2 بجے محترم امیر صاحب کی تقریر اور دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ اگلے روز چونکہ جلسہ تھا لہذا شام ساڑھے تین بجے محترم امیر صاحب نے ڈیوٹیوں کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں رضا کاران کو حضرت مسیح موعود کے آنے والے مہمانوں کی بھرپور خدمت کی تلقین فرمائی۔

جلسہ کا پہلا دن

(28 دسمبر 2001ء)

اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ جامعہ احمدیہ کی گراونڈ میں منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز شام کو چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم استاد ناصر شریف صاحب نے کی جس کے بعد ایک دوست نے قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں نائیجیریا کے جنرل سیکرٹری مکرم داؤد اراجی صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد دی اور جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں دی ہیں۔ جلسہ کے آغاز سے پہلے محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور الارو کے چیف نے نائیجیریا کا جھنڈا لہرایا۔ امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آنے والے مہمانوں کو نصائح فرمائیں اور جلسہ کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اور تلقین فرمائی کہ دعا کے ساتھ سب پروگراموں میں شمولیت اختیار کریں اور افتتاحی دعا کروائی۔

اس اجلاس میں "مالی قربانی کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر ایک تقریر بھی ہوئی۔ جو مکرم ایم اے فامشولا صاحب نے کی۔ انہوں نے مالی قربانی کی طرف خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے قربانی کی اہمیت بتائی۔ اس اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

رات کھانے کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ مکرم عبدالرشید آگبولہ صاحب اور مولوی حبیب صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس رات 11:00 بجے تک جاری رہی۔

جلسہ کا دوسرا دن

مورخہ 29 دسمبر 2001

پہلا اجلاس صبح 10:00 بجے شروع ہوا۔ جس کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی۔ اس میں مہمان خصوصی الارو لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین حاجی محمد اسماعیل صاحب تھے۔ ان کے علاوہ ڈپٹی گورنر اور بعض دیگر غیر احمدی معززین بھی شامل ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا جو کہ عبدالسلام توفیق صاحب نے پڑھا جس کے بعد "Law of Apostasy" اور "Punishment of Adultery" کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔ بعد ازاں مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین الحاج محمد اسماعیل صاحب نے جلسہ سالانہ کے لئے ایک لاکھ نائرے عطیہ کے طور پر دیئے۔ پروگرام کے آخر میں مہمان خصوصی نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ اطفال/ ناصرات کے پروگرام دیکھا۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مہمانوں کو نمائش دکھائی گئی جس میں جماعتی لٹریچر، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تصاویر وغیرہ رکھی گئی تھیں۔ مہمان اس نمائش کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس شام 5:00 بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ جس میں تلاوت اور قصیدہ کے بعد محترم عبدالخالق نیر صاحب مشنری انچارج نے تقریر کی آپ کی تقریر کا موضوع تھا: The literary challenges to the Jamaat in the new millennium.

آپ نے دعوت الی اللہ کے بعض واقعات بیان کئے اور آئندہ کے لئے حکمت عملی کی سکیم کی طرف توجہ دلائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ ملک کی دس فیصد آبادی تک پیغام پہنچایا جائے۔

یہ اجلاس شام کو 6:45 بجے ختم ہوا جس کے بعد نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں اور محترم مشنری انچارج صاحب کی زیر صدارت مربیان اور معلمین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں دعوت الی اللہ کے کاموں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

پروگرام نومبائعین

29 دسمبر کو رات کھانے کے بعد امیر صاحب کی زیر صدارت نومبائعین کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر نومبائعین نے اپنی قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ان نومبائعین میں ہاؤسا، یوروبا، اگالا، گواری، ایفک اور کئی قبائل کے لوگ شامل تھے۔ ایک لوکل چیف نے بھی اپنے احمدی ہونے کا واقعہ سنایا جنہیں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے پیراماؤنٹ چیف کے عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ بھی ہو اب میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتا۔

اس موقعہ پر مکرم عبدالرشید آگبولہ صاحب نے اصلاحی کمیٹی کے حوالہ سے بعض اصلاحی پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریب کے اختتام پر محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔

تیسرا دن

اختتامی اجلاس

تیسرے دن جلسہ کا اختتامی اجلاس محترم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم عبدالکریم صاحب نے اور نظم عبدالمجید جلیل صاحب نے پیش کی اور بعد ازاں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اور پھر محترم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے علاوہ افسر جلسہ سالانہ اور تمام کارکنان انصار، خدام اور مستورات کے لئے بھی دعا کی درخواست کی جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے نہایت محنت اور لگن سے کام کیا۔

خوش کن پہلو

جلسہ سے بہت پہلے یہاں کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن نے جلسہ کے بارہ میں اعلانات دینے شروع کر دیئے تھے جس کے بعد جلسہ کی کارروائی بھی ریڈیو اور ٹیلیویژن نے نشر کی۔ اس طرح کثیر تعداد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

اس جلسہ میں 7 چیفس اور 10 ائمہ نے بھی شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کو جلسہ کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے اور جماعت کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 اپریل 2002ء)

ابلا ہوا پانی استعمال کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

ہمارے ملک میں وبائی امراض کے کیڑوں سے صاف پانی کا ہر جگہ انتظام نہیں ہے بلکہ اکثر جگہ نہیں ہے اس قسم کی بیماریوں سے جو اس غفلت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں سب سے اچھی اور سستی تدبیر یہ ہے کہ آپ پانی ابال کر پیا کریں اور جب تک کوئی اور تدبیر نہ آ جائے اس تدبیر پر عمل پیرا رہیں۔ اگر آپ پانی ابال کر پئیں گے تو چین کی طرح معدہ اور انتڑیوں کی بیماریوں سے آپ قریباً محفوظ ہو جائیں گے۔ قریباً اس لئے کہ وہاں چین میں اللہ کا خانہ تو خالی ہے۔ وہ تو اگر کسی کو تکلیف پہنچانا چاہے تو پہنچائے گا۔ پانی کے ذریعہ نہیں پہنچائے گا تو کسی اور ذریعہ سے پہنچائے گا۔ یا خود پانی کو حکم دے گا۔ ایسے کیڑے پیدا کرے گا جو ابلنے کے باوجود زندہ رہیں گے لیکن میں اصول عام خداوندی بیان کر رہا ہوں کہ پانی ابالنے سے (اچھے دو چار ابالے آ جائیں تو) کیڑے مر جاتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کو بغیر ابلا پانی پینے کی عادت ہے۔ اس واسطے جب آپ پانی کو ابال کر ٹھنڈا کر کے چھوٹے گھڑے میں رکھیں گے تو بالکل ٹھنڈا ہو جائے گا۔ لیکن اس کا مزا پھیکا ہو گا۔ ممکن ہے بعض زمیندار کہہ دیں کہ کیا مشکل ڈال دی ہے۔ اسے پرے پھینکو۔ اس قسم کا اظہار پہلے پہل چین میں بھی کیا گیا تھا تا ہم ان کو ہم سے پہلے خیال آیا حالانکہ ہمیں پہلے خیال آنا چاہئے تھا۔ بہر حال انہوں نے پانی میں تھوڑی سی سبز چائے کی پتی ڈال دی۔ اس سے پانی میں موتیا رنگ آ جاتا ہے اور اس کا بکبکا پن دور ہو جاتا ہے اور اس چائے کی ہلکی سی لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اب چین کے لوگ یہی سبز چائے کا قہوہ پیتے ہیں۔ میں نے ایک رسالہ میں پڑھا ہے کہ وہاں پیٹ کی بیماری نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے آپ بھی ابلا ہوا پانی استعمال کیا کریں۔ کیوں بیمار ہو کر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور اپنے اوپر یہ ابتلاء لاتے ہیں کہ زندگی میں کئی لمحات ایسے بھی آ سکتے ہیں جن میں آپ خود کو نیکیوں کے کام کرنے سے محروم کر دیں۔ بہر حال یہ بھی ایک تدبیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر تدبیر اس لئے بنائی ہے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اگرچہ اسی کا حکم چلتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اس کا یہ بھی حکم ہے کہ میری اس دنیا میں تدبیر کرو۔ اس لئے میں اس قہوے کی شکل میں گرم پانی پیتا ہوں۔

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ 19 نومبر 1971ء)

اے مرے یار یگانہ! اے مری جاں کی پناہ!
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کو پھیلانے کے دن
پھر بہار دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر!
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کو بہکانے کے دن

(حضرت مسیح موعود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب

ثاقب زیروی کی باکمال شخصیت

مکرم ومحترم ثاقب زیروی صاحب 10؍اپریل 1919ء کو ماہیوالہ تحصیل قصور ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی علاقہ زیرہ تحصیل فیروزپور کے جیون مل ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا۔ آنرز ان اردو 1947ء میں اور بی اے 50-1949ء میں پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ 1934ء میں سیشن کورٹ میں ملازم ہوگئے لیکن طبیعت کے خلاف کام پاکر لاہور چلے آئے جہاں "گنجینۂ اردو" کے مدیر احسان دانش کے ساتھ نائب مدیر کے طور پر کام کیا۔ اس کی بندش کے بعد آپ محکمہ امداد باہمی میں سب انسپکٹر بھرتی ہوگئے۔ 1946ء میں قادیان میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ جمعہ وقف زندگی کی تحریک سن کر اپنی زندگی وقف کر دی۔ حضور نے آپ کو صحافت کی عملی تربیت کے لئے مولانا عبدالمجید سالک مرحوم اور مولانا غلام رسول مہر کے پاس روزنامہ انقلاب میں بھجوادیا وہاں سے واپس آئے تو حضور نے آپ کو اپنا پریس سیکرٹری مقرر کر دیا۔ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر بھی کچھ عرصہ کام کیا۔ نائب وکیل التبشیر بھی رہے۔

آپ کے والد حضرت حکیم اللہ بخش حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ 1905ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی پھر اسی پاداش میں خاندانی جاگیر اور جاہ وحشمت کی قربانی دینی پڑی۔ سب کچھ چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس نے حضرت حکیم مولوی نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) کے ساتھ رہنے کا ارشاد فرمایا محترم ثاقب صاحب کے والد محترم صاحب کشف بزرگ تھے اور آپ کی والدہ بھی شب زندہ دار خاتون تھیں۔ چنانچہ آپ کی پرورش ایسے ماحول میں ہوئی جہاں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دن رات تذکرہ رہتا تھا۔ آپ کی ساری زندگی بھی عشق خدا اور عشق رسول میں بسر ہوئی۔

آپ بھی ایک شب زندہ دار شخصیت تھے اور جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ سے بے حد محبت کرنے والے انسان تھے۔ تقسیم پاکستان کے وقت آپ بھرپور جوانی کے عالم میں اپنے رب کریم سے راز ونیاز کیا کرتے تھے چنانچہ انہی ایام میں ایک روز غنودگی کے عالم میں آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ تیرا اگلا دور پہلے سے بہتر ہوگا۔

آپ نے اپنے والد صاحب سے یہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ نے ہمیں شہادت نصیب کی ہماری دنیاوی زندگی سے اگلی زندگی بہتر ہوگی اور اگر زندہ رہے تو بھی پہلی زندگی سے بہتر زندگی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ جماعت کے بے شمار افراد نے آپ کو قریب سے دیکھا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ آپ اپنے رب سے پیار کرنے والے دعا گو بزرگ کی حیثیت رکھتے تھے بلکہ اس راز سے تو بیگانے بھی واقف تھے۔ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب قومی اسمبلی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی تھی۔ ایک مرتبہ چیف سیکرٹری پنجاب نے دعوت افطار کا اہتمام کیا اور حضرت ثاقب کو بھی مدعو کیا۔ اس دوران آپ نے چیف سیکرٹری سے پوچھا کہ آپ کی اسمبلی تو ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے اور آپ نے مجھے دعوت افطار میں مدعو کیا ہے چیف سیکرٹری صاحب کہنے لگے ثاقب صاحب بات یہ ہے کہ جب میں نے وزراء سفراء سیکرٹریان اور افسران کو دعوت دے دی تو سوچا کم از کم ایک تو روزہ دار بلالوں تا کہ اسے دعوت افطار کہا جا سکے۔

"اسی کی راہ میں مٹ کر ملے گی زندگی ثاقب
جو اس در کا ہی ہو جائے وہی دراصل انساں ہے

آپ کو جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کے خلاف ہفت روزہ "لاہور" کے ذریعہ حقائق بیان کرنے پر حکومت وقت کی طرف سے بہت سے مقدمات کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ ایک مقدمہ میں آپ اور میاں محمد شفیع المعروف م ش پبلشر ہفت روزہ "لاہور" کو حکومت گرفتار کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ ایکدن دونوں کو پکڑ کر تھانے لے جایا گیا جب رات ہونے لگی تو تھانیدار نے کہا کہ تھانے کی عمارت زیر تعمیر ہے آپ کو رات رکھنے کا انتظام نہیں کیا جا سکتا لہٰذا کل صبح نو بجے خود ہی تشریف لے آئیں تو پھر گرفتاری ڈال دیں گے میاں محمد شفیع (م ش) کہنے لگے ثاقب حکومت ہمارے پیچھے پڑی ہوئی ہے لہٰذا لگتا ہے تین چار ہفتے ضمانت نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ آپ رات ہفت روزہ "لاہور" کے دو تین پرچے لکھتے رہے۔ سحری کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر داستان غم بزبان اشک بیان کی تو اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ گرفتاری نہیں ہوگی صبح م ش جب لینے آئے تو کہا ثاقب صاحب لاؤ سامان گاڑی میں رکھو آپ نے فرمایا سامان وغیرہ نہیں رکھنا میں انہیں کپڑوں میں جاؤں گا۔ میاں محمد شفیع (م ش) کہنے لگے ثاقب معلوم ہوتا ہے تمہیں رات کوئی خواب آ گئی ہے۔ ثاقب صاحب نے فرمایا خواب نہیں آئی ڈائریکٹ ڈائیلنگ ہوئی ہے مگر جب تک یہ پوری نہ ہو میں اپنے رب پر بداعتمادی نہیں کر سکتا۔ تھانے جانے سے قبل یہ دونوں حضرات م ش کے پریس پہنچے کہ چائے وغیرہ پی کر چلتے ہیں تو دیکھا کہ وکیل حضرات چودھری اعجاز نصر اللہ خاں وغیرہ آ رہے ہیں اور ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ بھی ہے آتے ہی بتایا کہ ہم تھانے سے ہو کر آئے ہیں۔ SHO صاحب نے بتایا کہ فون آ گیا ہے گرفتار نہیں کرنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر آپ اور چودھری فتح محمد صاحب مرحوم نائب امیر لاہور دارالضیافت ربوہ میں قیام فرما تھے اگلے روز انتخاب خلافت تھا رات ثاقب صاحب نوافل پڑھ رہے تھے کہ بہت بلند آواز آئی "ابن مریم آ رہا ہے" اتنی بلند آواز تھی کہ ثاقب صاحب نے کھڑکی کھول کر دیکھا کہ شاید باہر کوئی آواز دے رہا ہے مگر باہر تو مکمل سناٹا تھا۔

آپ کا سرمایہ حیات محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔ آپ کے منظوم کلام میں آپ کی تحریرات میں اور زندگی کے لحہ لحہ میں اس کی جھلک نظر آتی ہے جب آپ جلسہ سالانہ پر اپنی نعت پڑھا کرتے تھے تو حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہی نہیں تھے بلکہ وہ روحوں میں اتر جایا کرتی تھی اور سارا جلسہ گاہ عشق رسولؐ کی فضا سے معطر ہو جایا کرتا تھا اس پر ہی بس نہیں بلکہ مشاعروں میں ریڈیو اور ٹی وی پر بھی آپ کی نعت سنکر وجد کا عالم طاری ہو جاتا تھا چنانچہ مجھے ذاتی طور پر بتایا کہ ایک دفعہ جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کی بیگم نے ایک وفاقی سیکرٹری کے ذریعہ پیغام بھجوایا تھا کہ میں ایک محفل نعت منعقد کر رہی ہوں آپ آئیں اور نعت رسول پڑھیں۔

یہ میرا دل جسے دنیا بھی دل ہی کہتی ہے
یہ ایک جام ہے یثرب کے بادہ خانے کا

دنیا کے مصائب کا ثاقب کیا فکر کرے کیوں رنج کرے
تاریکی حرماں میں اکثر پیغام تمہارا دیکھا ہے

ضیائے روئے محمد کی اک جھلک ثاقب
مجھے نصیب ہو دل کی شگفتگی کے لئے

ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ سرگودھا گئے تو وہاں صدر بار ایسوسی ایشن ملک محمد اقبال صاحب نے فرمائش کی کہ ثاقب صاحب ایک نعت سناویں ہم ٹیپ بھی کر لیں گے اور ان سب (اراکین بار) کو بھی علم ہو جائے گا کہ (احمدی) کیسے کہتے ہیں آپ نے اپنی نعت سے ماحول کو محبت رسول سے بھر دیا۔

کبھی تو آئے گا وہ زمانہ کبھی تو ہوگا مرا بھی جانا
کہوں گا روضے پہ سر جھکا کر درود تم پر سلام تم پر
شب الم روکش سحر ہو کرم کی آقا بس اک نظر ہو
بلا لو ثاقب کو اپنے در پر درود تم پر سلام تم پر

آپ کے ہم عصر شعراء بھی اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے چنانچہ آپ کی وفات سے چند ہفتے قبل آپ کا نعتیہ مجموعہ "آہنگ حجاز" کے نام سے شائع ہوا ہے اس کا پیش لفظ پاکستان کے نامور شاعر حضرت راغب مرادآبادی کی وہ نظم ہے جس میں آپ کی نعتیہ شاعری کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے ملاحظہ ہوں صرف دو اشعار۔

نعت گوئی کی بحمد اللہ اس انداز سے
محفل سرکار میں گویا ہیں ثاقب زیروی"
"شمع حب احمد مرسل ہے دل میں ضوفگن
بے نیاز دولت دنیا ہیں ثاقب زیروی

جب 74ء میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا تو آپ نے جس رنگ میں اس پر احتجاج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل پر کیا گزری!

میں فدائے دین ہدیٰ بھی ہوں در مصطفیٰ کا گدا بھی ہوں
میری فرد جرم میں درج ہو میرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

خلافت احمدیہ سے محبت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ 1939ء میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع قادیان میں اپنی پہلی نظم پڑھنے کے بعد دربار خلافت میں حاضری مستقل حیثیت اختیار کر گئی تھی چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ پر نظم پڑھنے کیلئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل رجسٹرڈ خط کے ذریعہ جلسہ سے قبل نظم بھجوادی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ اپنے دالان میں سوئے ہوئے تھے ڈاکیا خط لایا اور دروازہ میں جو سوراخ تھا اس میں سے خط پھینک کر چلا گیا جب ثاقب صاحب اٹھے خط دیکھا تو وہ پیارے آقا کا تھا جو ان پر گزری وہی جانتے تھے لیکن اس کا کچھ ہلکا سا عکس اس بند میں بھی نظر آتا ہے۔

ڈاکیا فرش زمیں پر پھینک کر خط چل دیا
سٹپٹایا قلب تحقیر خط محمود پر
غیرت وتوقیر کی شکنیں جبیں پر آگئیں
کپکپائی روح کانپا تن بدن بکھری نظر
اک صدا آئی مرے پہلو سے اے شیریں سخن
جوہری بن کون جانے قیمت و قدر گہر

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیمار ہوگئے اور علاج کے لئے انگلستان جا رہے تھے تو آپ نے ایک نظم جلسہ سالانہ پر پڑھی دوسرے روز جب حضور جلسہ میں تشریف لائے تو دوبارہ سنی۔ جس سے خلافت سے محبت نمایاں نظر آتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو جلسہ سالانہ 65ء پر ثاقب صاحب نے خلیفہ ثانی کی یاد میں درد بھری نظم پڑھی جسے باصرار حضرت نواب مبارکہ بیگم نے ثاقب صاحب کو زنانہ جلسہ گاہ میں بلا کر دوبارہ سنا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے عشق کی حد تک تعلق تھا ہر ہفتہ حاضری لازمی تھی اور وہ بھی گھنٹوں پر محیط ہوتی تھی۔

حضور انور کو بھی آپ سے بہت پیار تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ثاقب صاحب سے اللہ تعالیٰ کے راز و نیاز بیان کیا کرتے تھے اس ہدایت و تاکید کے ساتھ کہ ثاقب انہیں کسی کو نہیں بتانا، مقدمات میں حضور انور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے اور پھر ثاقب صاحب کو بتایا کرتے تھے کہ "جاؤ کچھ نہیں ہوگا"

آپ نے اپنی پگڑی بھی ثاقب صاحب کو تحفۃً عنایت کی تھی جس پر شکرانے کی غرض سے آپ نے ایک نظم بھی لکھی۔

ایک مقدمہ جس میں بلاضمانت وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے تھے فرمایا "بہت جلد بری ہو جاؤ گے" اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اگلے روز عدالت میں پیشی پر معجزانہ طور پر بری ہو گئے۔ چنانچہ فوراً ربوہ پہنچے۔ مئی کی دوپہر شدید گرمی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قصر خلافت کے برآمدہ میں ٹہل رہے تھے۔ جونہی ثاقب میاں محمد شفیع المعروف م ش کے ساتھ قصر خلافت پہنچے۔ دیکھتے ہی فرمایا۔ ثاقب معلوم ہوتا ہے کہ تم کھانا کھا آئے ہو میں نے اور منصورہ بیگم نے ابھی تک نہیں کھایا اور مجھے ضعف ہو رہا ہے" ثاقب نے کہا حضور مرزا صاحب نے (حضرت مرزا عبدالحق صاحب آف سرگودھا) بہت اصرار کیا لیکن حضور آپ کے ساتھ بھی کھائیں گے۔ حضور نے پوچھا مقدمہ کا کیا بنا عرض کی حضور بری ہو گئے فرمایا اتنی جلدی!! پھر ایک کارکن سلیم صاحب کو فرمایا تم انہیں کھانے کی میز پر لے چلو میں شکرانے کے دو نفل پڑھ کر آتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جیسا شفیق وجود عطا فرمایا تو ثاقب نے اس طرح خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اس کا شکر ادا کیا۔

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے بھی ایسا ہی محبت اطاعت اور فدائیت کا تعلق رہا آخری دم تک خلافت سے محبت کرتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعائیں حاصل کرتے رہے۔ جب آپ کا برین ہیمرج کا کامیاب آپریشن ہوا تو مجھے ایک خط میں تحریر فرمایا:۔

"یہ تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ بندے کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ مجھے دوبارہ زندگی ملی ہے اور یہ زندگی بھی انشاء اللہ تعالیٰ خدمت دین میں صرف ہوگی" حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت کے دوسرے سال ہی ہجرت کرنا پڑی اور آپ لندن قیام فرما ہیں۔ ایک مرتبہ ثاقب صاحب کی والدہ محترمہ بیمار ہو گئیں انہوں نے دعا کے لئے فیکس لکھی لیکن یہ سوچ کر پھاڑ دی کہ اس سے حضور کو تکلیف ہوگی اور پھر دوسرے روز ایسی کیفیت ہوگئی کہ شاید زندگی اختتام پذیر ہے پھر فیکس دعا کے لئے تحریر کی مگر یہ سوچ کر کہ حضور کو تکلیف ہوگی پھاڑ دی کہ اگر یہی مرضی خدا ہے تو صبر کر لیں گے۔ چند روز بعد حضرت کا ایک خط ملا جس میں لکھا تھا، بھائی تم خواب میں ملے ہو اور کہہ رہے ہو کہ والدہ کی طبیعت خراب ہے یہ وقت تھا میں نے یہ یہ دعائیں لی ہیں اب بتاؤ ان کا کیا حال ہے ثاقب صاحب کہتے ہیں میں نے لکھا حضور یہ تو سنا تھا کہ خط لکھ دیا اور ادھر دعا شروع ہوگئی یہ نہیں سنا تھا کہ خط بھی نہیں لکھا اور دعا ہوگئی فرمایا یہ تو تعلق کی بات ہے۔

جلسہ سالانہ جوبلی پر لندن آ کر اپنی جوبلی کیلئے نظم پڑھی اسی طرح 95ء میں جلسہ سالانہ لندن میں اپنی نعت پڑھی۔

بلوچستان کا ایک مشہور قبیلہ "جمالی قبیلہ" جن کے عظیم لیڈر میر جعفر خان جمالی تھے جو تحریک پاکستان کے صف اول کے راہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ جو سرتاپا مسلم لیگی تھے اپنے علاقہ میں موسم بہار میں ایک میلہ کا اہتمام کرتے تھے ثاقب صاحب ایک دفعہ اس میلہ میں شرکت کے لئے گئے تو قائداعظم کے معتمد رفیق میر جعفر جمالی نے ثاقب زیروی صاحب کے خاندان کی پاکستان کے لئے قربانیوں کی تفصیل سن کر ثاقب صاحب کو اپنا بھائی بنا لیا اور تادم مرگ وہ اس تعلق کو نبھاتے رہے اور اب ان کے خاندان کے افراد اس تعلق کو نباہ رہے ہیں آپ ان کے جرگہ کے ممبر بھی مقرر ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث شیخوپورہ جماعت سے ملاقات کر رہے تھے کہ ثاقب آ گئے حضور نے ملاقات روک دی اور فرمایا تم آ گئے چلو میں تمہاری خبر لیتا ہوں۔ قصر خلافت کی سیڑھیوں پر حضور آگے آگے پیچھے سراسیماں پریشان حال ثاقب صاحب آخری سیڑھی پر پہنچ کر فرمایا کہ اچھا بتاؤ بلوچی میں بھٹی کس کو کہتے ہیں آپ نے کہا لنگر خانہ کو حضور نے پیچھے مڑ کر فرمایا پھر تو بات ہی صاف ہو گئی میں نے تو تمہیں خواہ مخواہ منصورہ بیگم کے سامنے ڈانٹا اور بہت ڈانٹا ہے تمہارے دوست میر جعفر جمالی کا خط آیا تھا کہ آپ نے قرآن مجید کی بھٹی کھول رکھی ہے حضور نے اپنے کمرہ میں جا کر خط ثاقب صاحب کو دیا انہوں نے کھولا تو کہا حضور اس میں تو 5000 روپے کا چیک بھی میر جعفر جمالی صاحب نے بھجوایا ہے کہ خدمت قرآن کیلئے ان کا یہ تحفہ قبول فرماویں۔ اور قرآن مجید کی اشاعت کے ثواب کے لئے یہ بھی خرچ کر لیں۔

خونِ دل آدھی صدی تک دینا پڑتا ہے یہاں
ہائے ثاقب زیروی بنتے نہیں ہیں راتوں رات
(قدسی)

پرمسرت زندگی گزارنے کے لئے چند زریں اصول

خوشیوں کی تسخیر۔ از برٹرنڈ رسل

نوبیل انعام یافتہ برطانوی فلسفی کی شہرہ آفاق کتاب The Conquest of Happiness کی تلخیص

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط دوم آخر

لوگ کیا کہیں گے؟

اس سے اگلا باب اس خوف کے متعلق ہے کہ لوگ میرے متعلق کیا سوچتے ہیں یا میرے اردگرد موجود لوگ میرے متعلق کیا کہیں گے۔ یہ خوف کم و بیش ہر ایک میں ہوتا ہے۔ بہت کم لوگ اس حال میں خوش رہ سکتے ہیں جب ان کا ماحول ان کی مخالفت کر رہا ہو۔ لیکن ایک اور پہلو قابل غور ہے اور وہ یہ کہ ہر معاشرے کا ماحول مختلف ہوتا ہے۔ ایک ہی چیز جو ایک مقام پر ستائش سمجھی جاتی ہے دوسرے مقام پر لوگ اس پر غصے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور اگر ایک شخص یہ ظاہر ہونے دے کہ وہ معاشرے سے ڈر گیا ہے تو لوگوں کا غیظ و غضب اور زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ دراصل ہر معاشرے میں ایک روایت پسند طبقہ موجود ہوتا ہے۔ جب بھی کسی مسلمہ روایت کی مخالفت کی جائے تو یہ حضرات اسے اپنے اوپر ذاتی حملہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ لیکن اگر ان خیالات کو دوستانہ انداز میں پیش کیا جائے تو ان کا ردعمل نرم بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہر شخص ملازمت کے انتخاب کے وقت یہ بھی سوچ لے کہ وہ اپنے رفقائے کار کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں تو وہ اس طرح اپنے کام کیلئے بہتر ماحول پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ پھر اسے ہر وقت دوسروں کے خیالات اور مخالفت کا مقابلہ نہیں کرنا پڑے گا۔

رائے عامہ سے بلاوجہ اتنا بھی نہیں الجھنا چاہئے کہ فاقوں تک نوبت آ جائے لیکن ہر معاملے میں دوسروں کی رائے کو اپنے ذہن پر سوار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر ایک معاشرے میں کار رکھنا ضروری سمجھا جاتا ہے لیکن آپ اس کی جگہ سیاحت کرنا پسند کرتے ہیں لائبریری بنانا چاہتے ہیں۔ تو سوچ سمجھ کر اپنی خواہش پر عمل کریں۔ معاشرے میں آپ کی عزت کم نہیں ہوگی بلکہ شاید بڑھ ہی جائے۔ اسی طرح ایک معاشرہ اس وقت خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے جب ایک فرد کی رائے کا احترام کیا جائے معاشرے کا یہ کام نہیں کہ بلاوجہ ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑائے۔

خوشیوں کا راستہ

دسویں باب سے رسل کتاب کا دوسرا حصہ شروع کرتے ہیں کہ زندگی خوش و خرم کس طرح گزاری جائے۔ خوشیاں موٹے طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں۔ سادہ خوشیاں جنہیں ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے اور دوسرے ذرا پیچیدہ قسم کی خوشیاں جن کو صرف اعلیٰ ذہانت رکھنے والے حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن سادہ سی خوشیوں کا راستہ تو ہر کسی پر کھلا ہے۔ یہاں پر مصنف نے دو مثالیں اپنے تجربے سے بیان کی ہیں۔ پہلی مثال تو ایک ان پڑھ آدمی کی مثال ہے جس کا پیشہ کنویں کھودنا تھا۔ وہ اپنے اس کام میں اتنا مسرور اور مگن تھا کہ اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ جب 1885ء میں اسے پارلیمنٹ کے انتخاب میں ووٹ کا حق ملا تو اسے پہلی مرتبہ علم ہوا کہ پارلیمنٹ بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ لیکن وہ اپنی پیشہ وارانہ لگن اور جسمانی محنت میں بہت مطمئن اور خوش تھا۔ اور دوسری مثال خود برٹرنڈ رسل کے مالی کی ہے۔ اس کی خوشیوں کا مرکز خرگوش تھے۔ جی ہاں وہ خرگوش جو اس کے باغ کو خراب کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ خرگوشوں کے متعلق اس طرح بات کرتا تھا جیسے سکاٹ لینڈ یارڈ کے افسران بالشویک ایجنٹوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے نزدیک خرگوش ایک مکار، وحشی اور سازشی مخلوق تھی اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اس جیسے ذہین آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ وہ روزانہ سولہ میل سائیکل چلا کر آتا تھا۔ حالانکہ اس کی عمر ستر برس تھی۔ جب تک دشمن باقی تھے وہ ان کے مقابلے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

زندگی میں دلچسپی برقرار رکھنا ضروری ہے

گیارہویں باب میں بیان کیا گیا ہے کہ خوش و خرم زندگی گزارنے کے لئے زندگی میں دلچسپی برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ اچھے سے اچھا کھانا بھی اس طرح کھاتے ہیں جیسے کوئی ناگوار فرض ادا کر رہے ہیں یہاں پر رسل مشہور کردار شرلاک ہومز کی مثال دیتے ہیں۔ جس نے سڑک پر گرا ہوا ایک ہیٹ اٹھایا اور اس کا جائزہ لے کر بتا دیا کہ اس کا مالک شراب کے

نشے کی وجہ سے گرا تھا اور اس کی بیوی اب اس کا اتنا خیال نہیں رکھتی جتنا پہلے رکھتی تھی۔ ایک ایسے شخص کی زندگی جو عام چیزوں میں دلچسپی لینے کی صلاحیت پیدا کر لے بوریت کا شکار نہیں ہو سکتی۔

اب کھیتوں میں سیر کرنے کی مثال کو دیکھ لیں ایک شخص پرندوں میں دلچسپی لے سکتا ہے، دوسرا ہرے بھرے کھیتوں میں، تیسرا درختوں اور پودوں میں، چوتھا زمین کی جغرافیائی ساخت میں۔ یہ سب دلچسپیوں اور خوشیوں کے سامان ہیں جو ہمارے اردگرد بکھرے ہوئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔

اب ایک اور شخص کی مثال لیتے ہیں جو امیر ہے۔ وہ سیر کیلئے نکلتا ہے اور ملک ملک گھومتا ہے۔ وہ ہمیشہ مہنگے ترین ہوٹلوں میں ٹھہرتا ہے۔ ویسا ہی کھانا منگواتا ہے جیسا وہ گھر میں کھاتا تھا۔ صرف اپنے طبقے کے لوگوں سے ملتا ہے جو اس کی طرح سیر کے نام پر گھر سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور کھانے کی میز پر بھی انہی گھسے پٹے موضوعات پر بات کرتا ہے جن کے متعلق وہ اپنے گھر کی میز پر بات کرتا تھا۔ اور گھر واپس آ کر شکر کرتا ہے کہ یہ بور سفر ختم ہوا۔ دراصل اس نے سفر کیا ہی نہیں۔ وہ اپنے خول سے باہر ہی نہیں نکلا۔

اس کے برعکس ایک اور سیر کرنے والا ہے جو مقامی لوگوں سے بھی ملتا ہے، مختلف جگہوں کی تاریخی اہمیت میں دلچسپی لیتا ہے۔ مختلف جگہوں کے مقامی کھانے بھی کھا کر دیکھتا ہے۔ ان کے رسم و رواج میں دلچسپی لیتا ہے۔ جب وہ سفر سے لوٹتا ہے تو عمر بھر کے لئے عمدہ یادیں لے کر لوٹتا ہے۔ انسان ہر صورت میں اپنے گردونواح میں دلچسپی کا کوئی نہ کوئی سامان ڈھونڈھ کر خوش ہو سکتا ہے۔

اردو ادب میں دو متضاد مثالیں

اس کتاب سے کچھ دیر ہٹ کر ہم اردو ادب کی طرف آتے ہیں، اردو مزاح کی مشہور کتاب ''بجنگ آمد'' ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ کن حالات کو بیان کرتی ہے۔ وہ دوسری جنگ عظیم کا ایک رخ بیان کرتی ہے۔ جب اس کے مصنف کرنل محمد خان ایک سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے گھر سے ہزاروں میل دور صحرا میں جنگ میں حصہ لے رہے تھے۔ ہر وقت جان کا خطرہ تھا۔ بہت سے ساتھی موت کا لقمہ بن چکے تھے۔ جسمانی مشقتوں اور تکلیفوں کا سلسلہ اس کے علاوہ چل رہا تھا۔ ان حالات میں بھی مصنف نے مسکرانے کی صلاحیت برقرار رکھی، جنگ کے مزاحیہ پہلو کو اجاگر کیا۔ خود بھی ہنسے اور دوسروں کا دل بھی خوش کیا۔

اب ہم اس کے برعکس ایک اور مثال لیتے ہیں۔ آپ میں سے کوئی نہیں ہوگا جس نے تاج محل کی تصویر نہ دیکھی ہو۔ یہ دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک ہے۔ شاہ جہاں کی محبت کی یادگار۔ ہم میں سے اکثر کا دل چاہتا ہے کہ اگر موقع ملے تو اسے دیکھیں۔ اردو کے مشہور شاعر ساحر نے یہ عمارت دیکھی اور اس پر نظم بھی لکھی۔ جس کا آخری شعر یہ ہے۔

اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

ساحر کو تاج محل کی خوبصورتی نظر نہیں آئی۔ اس کے نقش و نگار اچھے نہیں لگے؟ اس کے باغ کا حسن نظر نہیں آیا۔ شاہ جہاں کی محبت انہیں بے معنی لگی۔ پوری نظم میں وہ ایک بھی مثبت بات نہیں کر سکے۔ صرف اس بات پر کڑھتے رہے کہ شاہ جہاں نے آخر اپنی بیوی کا مقبرہ بنوایا کیوں؟ اس نفسیات کے ساتھ جب انہوں نے تاج محل کو دیکھا تو انہیں یوں لگا جیسا کہ وہ ان کا منہ چڑا رہا ہو۔ میرا مقصد ساحر کی توہین کرنا نہیں وہ اردو کے ایک خوبصورت شاعر تھے۔ مقصد صرف دو سوچوں کا فرق ظاہر کرنا ہے۔

محبت اور توجہ کی ضرورت

اس سے اگلا باب اس بحث پر ہے کہ ہر انسان کو محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بہت سے انسان اس خیال کے نیچے پس رہے ہوتے ہیں کہ ان کے اردگرد موجود لوگ ان سے محبت نہیں کرتے۔ اکثر اوقات اس نفسیات کے پیچھے بچپن کی محرومیاں ہوتی ہیں۔ انہیں شروع میں توجہ اور پیار ملے نہیں ہوتے اور یہ خیال ان کے دل میں ہی بیٹھ جاتا ہے۔ اس بدنصیبی کے نتیجے میں مختلف ذہن مختلف ردعمل دکھاتے ہیں۔ بعض تو محبت کے اتنے بھوکے ہو جاتے ہیں کہ اسے حاصل کرنے کے لئے دوسروں پر ہر قسم کی مہربانیاں نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ لیکن بالعموم محبت اور توجہ کو اس طریق پر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بالآخر ایسے لوگ اس بات پر کڑھتے رہتے ہیں کہ دنیا محبت سے خالی ہے۔ ان میں سے بعض غیر معمولی ذہنی صلاحیتیں رکھنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اسی محرومی کے ردعمل میں انقلاب کے نعرے لگانے لگتے ہیں، یا جنگیں برپا کرنے لگتے ہیں، یا اگر لکھنے کی صلاحیتیں رکھتے ہوں تو زہریلی تحریریں لکھ کر اپنی محرومی کا بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس تگ و دو کے پس منظر میں ہوتا کیا ہے؟ وہی بچپن کی محرومی اور احساس کمتری۔ تیسری قسم کے لوگ اپنے آپ کو معاشرے سے الگ رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ بزدلی اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان میں اعتماد بالکل نہیں رہتا۔ اگر کسی کو مناسب محبت نصیب ہو تو اس سے اعتماد بھی پیدا ہوتا ہے اور انسان زندگی میں دلچسپی بھی لینے لگتا ہے۔

گھریلو زندگی

کتاب کا تیرھواں باب ''گھریلو زندگی'' کے متعلق ہے۔ رسل کے مطابق قدیم زمانے سے جو روایات ہمیں ورثے میں ملی تھیں، ان میں سے گھرانے کی روایت سب سے زیادہ خطرات کا شکار ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اب معاشرے میں عورت کو یہ اختیار ہے کہ ملازمت کر کے، اپنے آپ کو کسی گھرانے کا حصہ بنائے بغیر بھی رہ سکتی ہے روایتی طور پر بچے والدین کیلئے اور والدین بچوں کے لئے خوشیوں کا باعث بنتے تھے۔

اب ایک دوسرے کے لئے الجھنیں پیدا کر رہے ہیں۔ کچھ دانشمند تو ایسے بھی ہیں جنہوں نے بچوں کے ساتھ لگاؤ اور تعلق کو ایک پیچیدہ مسئلہ ہی بنا لیا ہے۔ وہ نفسیات سے کچھ شُد بُد رکھتے ہیں اور اس کا اطلاق بھونڈے طریق سے اپنے گھر پر کر دیتے ہیں۔ وہ بچے کو پیار اس لئے نہیں کرتے کہ اس سے کوئی پیچیدہ نفسیاتی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر ان بیچاروں کو یہ بھی معلوم ہے کہ اگر بچے کو پیار نہ کیا جائے تو اس میں حسد کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بچے کو انگوٹھا چوستا ہوا بھی دیکھیں تو جھٹ علم نفسیات میں غوطہ زن ہو کر عجیب و غریب سی بیماری بچے کے نام لگا دیں گے۔ وہ اپنے نیم پختہ خیالات کی وجہ سے بچوں کو دیکھ کر کوئی مسرت نہیں حاصل کرتے بلکہ لایعنی کشمکش میں گرفتار رہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے شرح پیدائش میں کمی آ گئی ہے اور خطرہ ہے کہ جلد ہی آبادی کم ہونا شروع ہو جائے گی (یہ بات 1930ء میں لکھی گئی تھی۔ بہت سے ممالک میں اب یہ عمل شروع ہو چکا ہے)۔

آئندہ نسل کی پرورش

یہ ہماری فطرت کا حصہ ہے کہ ہم اپنی اگلی نسل کو دیکھ کر مسرت محسوس کریں اور اس سے محروم رہنا بدنصیبی ہے۔ جب والدین ایک نوزائیدہ بچے کو پالنا شروع کرتے ہیں، اس کی پرورش کرتے ہیں، اس کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں تو ان کی فطرت خوشی محسوس کرتی ہے۔ اس کام کیلئے انہیں علم نفسیات کی کتابیں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی سب سے بہتر راہنمائی ان کی فطرت ہی کر سکتی ہے بالکل اس طرح جیسے جب ہم کسی شخص کو ملیں اور اسے اپنا دوست بنانا چاہیں تو دوستی کے موضوع پر کتابیں تو پڑھنے نہیں بیٹھ جاتے کہ دوستی کیسے کی جائے؟

کام کرنا ضروری ہے

کتاب کا چودھواں باب Work (کام) پر ہے اگر کام جسمانی صلاحیتوں سے زیادہ نہ ہو تو پرمسرت زندگی گزارنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ ورنہ انسان بوریت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر انسان بیکار ہو تو وہ فارغ وقت کا لطف بھی نہیں اٹھا سکتا۔ اس سے آگے بڑھنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ غیر دلچسپ پیشہ بھی فارغ رہنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے پیشہ ورانہ فرائض میں دلچسپی بھی رکھتا ہو تو یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔ اپنے فرائض منصبی میں دلچسپی دو وجہ سے ہو سکتی ہے۔ ایک تو اس سے انسان کو اپنی صلاحیتیں ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے اور یہ فطرتاً اطمینان بخش ہوتا ہے۔ دوسرے ایک تعمیراتی کام کو مکمل کر کے اسے دیکھنے سے ایک خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سائنسی میدان میں کام کرنے والے عموماً زیادہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ ایک ٹھوس کام کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس فنون لطیفہ میں کام کرنے والے بعض دفعہ ڈیپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں، کیونکہ انہیں اپنے کام کے کارآمد ہونے پر شک ہو جاتا ہے۔ مثلاً مائیکل انجلو جیسے نامور مصور نے ایک بار یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر انہیں قرضے نہ اتارنے ہوتے تو وہ تصویریں نہ بناتے۔

اپنے پیشہ کے علاوہ دیگر مشاغل

پندرھویں باب میں رسل نے اس بات پر زور دیا ہے کہ انسان کو اپنے شعبے کے علاوہ دوسرے مشاغل بھی رکھنے چاہئیں۔ مثلاً ایک سائنسدان کے لئے یہ تو ضروری ہے کہ وہ اپنے میدان میں تحقیق سے باخبر رہے لیکن اگر وہ سائنس کے کسی اور شعبے کے متعلق مطالعہ کرے گا۔ تو بالکل اور طرز پر، اور ذہنیت کے ساتھ پڑھے گا۔ اب اس کے مطالعے کا تعلق اس کی ذمہ داریوں سے نہیں ہوگا۔ اب یہ مطالعہ اس کے لئے آرام کا درجہ رکھتا ہے وہ اس سے ذہنی دباؤ میں کمی محسوس کرے گا۔ ایسے لوگ جو اپنے پیشے کے علاوہ کسی اور چیز میں دلچسپی نہیں رکھتے وہ تھکاوٹ کا شکار رہتے ہیں۔ ان کے ذہن چند گھسی پٹی باتوں پر مرکوز رہ کر تھک جاتے ہیں۔ کسی اور دلچسپی میں ان کے لاشعور کو ہلکا ہونے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ اس معاملے میں وہ خواتین جن کا کام خانہ داری کا ہے۔ زیادہ مشکل کا شکار رہتی ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے کام کی جگہ پر ہیں۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی مسئلہ غیر ضروری طور پر ان کی توجہ کھینچتا رہتا ہے۔ اور ان کا ذہن تھکتا رہتا ہے۔ ہم میں سے کون ہوگا جسے ناکامیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا، بچوں کی بیماری کی وجہ سے پریشان نہیں ہوا، یا گھر میں لڑائی سے نہیں نمٹنا پڑا۔ ایسی صورت حال میں کوئی شخص جاسوسی ناول پڑھے گا، کوئی شطرنج کے کھیل پر توجہ دے گا، اور جو علم فلکیات میں دلچسپی رکھتا ہے وہ اس کے مطالعے سے اپنے آپ کو بہلائے گا۔ یہ سب لوگ اپنے اپنے مزاج کے مطابق ٹھیک کر رہے ہیں۔

پرمسرت زندگی کے حصول کے لئے کوشش کریں

کتاب کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ پرمسرت زندگی ایسی چیز نہیں جو خود بخود آپ کی جھولی میں گر پڑے گی۔ اس کے لئے آپ کو کچھ کوشش کرنی ہوگی۔ اور کچھ صبر و تحمل بھی پیدا کرنا ہوگا۔ اگر آپ ہر چھوٹی چھوٹی بات پر بھڑک اٹھتے ہیں تو آپ خوش ہرگز نہیں رہ سکتے۔ بعض لوگ اگر ٹرین وقت پر نہ پکڑ سکیں تو طیش میں آ جاتے ہیں، کھانا خراب ہو تو غصہ چڑھ جاتا ہے۔ کپڑے وقت پر لانڈری سے واپس نہ آئیں تو لانڈری والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ جتنی قوت ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر ضائع کرتے ہیں اگر صحیح سمت میں خرچ کریں تو اس سے کیا کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر آپ کو یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ آپ ایک چیز حاصل نہیں کر سکتے تو اس پر اپنا وقت برباد نہ کریں۔ دنیا میں اور بہت کچھ ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34040 میں ملک عزیز احمد ولد ملک فضل داد مرحوم قوم اعوان پیشہ معلم وقف جدید عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن C/194 محلہ دارلفتوح ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زمین برقبہ 40 کنال 15 مرلے جس میں 12 کنال 8 مرلے زمین بارانی باقی رقبہ نالہ برد ہے۔2۔ رہائشی مکان برقبہ 5 مرلے واقع خانپور۔3۔ مکان واقع محلہ دارالفتوح برقبہ 5 مرلے مالیتی -/275000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ معلم الاؤنس + پنشن روپے ماہوار بصورت 831 + 2341 مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ ...... سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک عزیز احمد ولد ملک فضل داد مرحوم محلہ دارلفتوح گواہ شد نمبر 1 ملک ممتاز احمد ولد ملک محمد حسین مرحوم ناصر آباد غربی گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد ولد ماسٹر محمد انور مرحوم دارلفتوح ربوہ

مسل نمبر 34041 میں انصر احمد طاہر ولد حافظ مظفر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-74 دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد انصر احمد طاہر ولد حافظ مظفر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظہر احمد طیب ابن حافظ مظفر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ مظفر احمد صاحب والد موصی

مسل نمبر 34042 میں بشارت احمد ولد اللہ بخش قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔میٹیریل مکان واقع ناصر آباد فارم مالیتی -/80000 روپے۔ بھینس مالیتی -/22000 روپے۔کل -/102000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ بصورت ٹھیکہ زمین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اورا گر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشارت احمد ولد اللہ بخش ناصر آباد فارم گواہ شد نمبر 1 اختر احمد وصیت نمبر 22026 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34043 میں سعادت احمد ولد بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعادت احمد ولد بشارت احمد ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد ولد اللہ بخش ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 34044 میں مسعود احمد منور ولد منظور مستجاب احمد قوم ملہی پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 811/8 عزیز آباد ایف بی ایریا ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مسعود احمد منور ولد منظور مستجاب احمد عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 محمود احمد مبشر ولد منظور مستجاب احمد عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 2 چوہدری نذیر احمد ولد شہاب الدین عزیز آباد کراچی

مسل نمبر 34045 میں مسرت رضوان زوجہ رضوان فاروق خان قوم بلوچ بزدار پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 3 بلاک نمبر 10 شہر و ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر -/40000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 23 تولے مالیتی -/138000 روپے۔ چاندی کے زیورات سیٹ -/5000 روپے۔ نقد رقم -/350000 روپے۔ کل رقم -/533000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /19390 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مسرت رضوان زوجہ رضوان فاروق خان ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 منیر احمد خان ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 2 احمد بخش خان وصیت نمبر 26278

مسل نمبر 34046 میں صفیہ لطیف زوجہ لطیف احمد مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زیرو پوائنٹ سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-5-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زمین برقبہ ایک ایکڑ دو کنال واقع بڈھا گورائیہ تحصیل ڈسکہ مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات تولہ مالیتی -/17000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ صفیہ لطیف زوجہ لطیف احمد مرحوم گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعلیم C-7 سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 34047 میں مظفر احمد ولد مرزا نذیر احمد ناصر قوم مغل پیشہ سرکاری ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 2 محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مظفر احمد ولد مرزا نذیر احمد ناصر گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمن وصیت نمبر 26161

مسل نمبر 34048 میں عذرا پروین زوجہ قمرالدین جاوید قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 613 بی پیپلز کالونی نمبر 1 ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-1-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر -/3000 روپے۔ طلائی زیورات وزن 4 تولے مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل

رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عذرا پروین زوجہ قمر الدین جاوید فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 مولود احمد خالد ولد مقبول احمد فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 احمد الدین وصیت نمبر 16116

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✿ محترم مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد حال کوارٹر نمبر 70 صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں خاکسار گزشتہ چند سال سے مختلف عوارض میں مبتلا اور بیمار ہے جس کی وجہ سے صرف بائیں کان سے سن سکتا ہوں۔ زیادہ بولنے سے ضعف ہوتا ہے۔ دائیں بازو۔ ران اور گردن میں درد رہتا ہے بھوک نہیں لگتی۔ بغیر سہارے کے چل پھر نہیں سکتا۔ احباب کرام میری صحت اور انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کریں۔

✿ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں میرے بھانجے مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب ولد مکرم مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم سابق کارکن تحریک جدید کو دل کی تکلیف ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

✿ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب ساہیوال روڈ لکھتے ہیں خاکسار بم دھماکہ بیت المہدی میں شدید زخمی ہوا تھا صحت بدستور علیل چلی آرہی ہے میری بیوی کا بیلجیئم میں سانس کی نالی کا آپریشن مورخہ 3 مئی کو ہو رہا ہے احباب ہم دونوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

نکاح

✿ مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم ناصر بشیر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ بنت محترم محمود مجیب اصغر صاحب امیر ضلع اٹک کے ہمراہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے مورخہ 26 فروری 2002ء بعد نماز مغرب بعوض 9 لاکھ جاپانی ین بیت مبارک ربوہ میں کیا۔ مکرم ناصر بشیر صاحب مشہور فارسی شاعر محترم عبدالرحمٰن خاکی صاحب کے پوتے ہیں اور مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ محترم فضل الرحمٰن بسمل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی پوتی اور محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

نمایاں اعزاز

✿ مکرم عبدالمنان فیاض صاحب G-6/1 آبپارہ اسلام آباد لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم عبدالمومن رضوان احمد صاحب نے اس سال فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد کے تحت منعقد ہونے والے کلاس ہشتم کے سالانہ امتحان 2002ء میں 628/700 نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں فرسٹ اور اسلام آباد کے تمام ماڈل کالجز میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کلاس پہلی سے اب تک ہر سال سالانہ امتحان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اس کی عمر اور صحت میں برکت دے۔

ٹریننگ پروگرام
میڈیکل ٹرانسکرپشن

✿ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے میڈیکل ٹرانسکرپشن کا ایک ٹریننگ پروگرام مورخہ یکم جون 2002ء سے شروع کیا جا رہا ہے۔ روزانہ شام کے وقت 4 گھنٹے تدریس ہوا کرے گی۔ اور 5 ماہ میں یہ کورس مکمل ہوگا۔ فیس نہایت مناسب ہوگی۔ کورس میں شرکت کیلئے ایسے احمدی طلبہ و طالبات درخواست دے سکتے ہیں جو

۔ کم از کم ایف ایس سی (ترجیحاً پری میڈیکل) ہوں

۔ کمپیوٹر کی بنیادی معلومات رکھتے ہوں

۔ انگریزی زبان خصوصاً Spoken English اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں۔ خواہشمند افراد اسناد کی نقول کے ہمراہ اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب جماعت یا مکرم امیر صاحب کی تصدیق سے 16 مئی 2002ء تک مرکز ارسال فرما دیں۔ موزوں امیدواروں کا انتخاب بذریعہ انٹری ٹیسٹ و انٹرویو ہوگا جو مورخہ 19 مئی بروز اتوار کانفرنس ہال بلڈ بینک ایوان محمود میں لیا جائے گا۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تقریب شادی

✿ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں مکرمہ عائشہ انیس صاحبہ بنت مکرم مرزا انیس احمد بیگ صاحب لیاقت کالونی سرگودھا کی شادی ہمراہ مکرم مظفر محمود صاحب ابن مکرم منصور احمد صاحب مرحوم آف سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی مورخہ 19 اپریل 2002ء کو سرگودھا میں ہوئی، خاکسار صفی الرحمٰن خورشید مربی سلسلہ نے نکاح کا اعلان ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر دعا بھی کروائی۔ مکرمہ عائشہ انیس صاحبہ حضرت مرزا ضمیر علی صاحب رفیق بانی سلسلہ کی نواسی ہیں اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگر وال کی پوتی ہے۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم محمد احسن مجوکہ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں مکرم اللہ داد مجوکہ صاحب حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا مورخہ 17 مارچ 2002ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر 65 سال تھی۔ مرحوم بہت صاف گو، غریبوں کے ہمدرد نہایت بہادر اور بات پر قائم رہنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے اپنی یادگار میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ اسی روز ان کا جنازہ شام آٹھ بجے عمر آباد احمدیہ قبرستان میں مکرم شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ حویلی مجوکہ نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے مرحوم کے بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

✿ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی راولپنڈی (NUST) نے انفارمیشن ٹیکنالوجی میں Ph.D کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 مئی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 28 اپریل 2002ء۔

تبدیلی اجلاس حافظات

✿ سابق حافظات عائشہ دینیات اکیڈمی کا مورخہ 28 اپریل کو ہونے والا اجلاس اب مورخہ 12 مئی بروز اتوار بوقت 9 بجے صبح ہوگا۔ یہ تبدیلی میٹرک کی تربیتی کلاس کی وجہ سے ناگزیر تھی۔ تمام حافظات مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر حاضر ہو جائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسین

✿ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 4 مئی 2002ء بروز ہفتہ بوقت 9:00 بجے صبح تا 4:00 بجے شام ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ یہ کیمپ صرف ایک دن کیلئے لگایا جا رہا ہے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ مورخہ 4 مئی 2002ء کو ہسپتال رابطہ کر کے انجکشن لگوالیں

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کی طالبات کیلئے فری سمر کیمپ

✿ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں میٹرک کا امتحان دینے والی طالبات کیلئے انگلش، فزکس، کیمسٹری، ریاضی اور بیالوجی کی کوچنگ کیلئے فری سمر کیمپ مورخہ 2 مئی 2002ء سے 15 جون 2002ء تک لگایا جا رہا ہے۔ خواہشمند طالبات کالج سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

نکاح و تقریب شادی

✿ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب سیکرٹری مال ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم عزیز احمد صاحب کا نکاح مکرمہ منصورہ احمد صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ خان صاحب آف وسن کے ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مورخہ 6 اپریل 2002ء بروز ہفتہ محترم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ ریلوے نے بحق مہر 5 ہزار مارک پڑھا، اسی روز رخصتی ہوئی۔ اسی طرح خاکسار کی بیٹی مکرمہ ناہید صاحبہ کا نکاح ہمراہ محترم منیر احمد باجوہ صاحب آف داتا زید کا محترم چوہدری ناصر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ داتا زید کا نے مورخہ 7 اپریل 2002ء بروز اتوار بعوض 50 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اسی روز رخصتی ہوئی۔ مکرم عزیز احمد اور مکرمہ ناہید صاحبہ محترم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم سابق صدر و امیر حلقہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے نواسا اور نواسی ہیں۔ نیز مکرم چوہدری سبحان علی صاحب مرحوم آف ڈگری گھمناں کے پوتا اور پوتی ہیں۔ ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ الوحید صاحبہ بابت ترکہ مکرم سعادت علی صاحب)

✿ محترمہ امۃ الوحید صاحبہ بیوہ مکرم سعادت علی صاحب مکان نمبر 14/15 گولبازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم سعادت علی صاحب ابن مکرم میاں علی گوہر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 14/15 گولبازار (دارالصدر) ربوہ برقبہ دس مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ امۃ الوحید صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرم رفاقت احمد صاحب (بیٹا)

(3) مکرم نفاست احمد صاحب (بیٹا)

(4) محترمہ سعدیہ سعادت صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات	2-مئی	زوال آفتاب :	1-06
☆جمعرات	2-مئی	غروب آفتاب :	7-52
☆ جمعہ	3- مئی	طلوع فجر :	4-49
☆ جمعہ	3- مئی	طلوع آفتاب :	6-19

مجھے عوام کی طاقت چاہئے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کی آئینی حیثیت سپریم کورٹ نے ثابت کر دی ہے- انہوں نے کہا ریفرنڈم میرے ذاتی مفاد کیلئے نہیں بلکہ ایک اہم قومی ایشو پر ہے- کیونکہ اس وقت اصلاحات کے تسلسل' میرے زول اور پائیدار جمہوریت کے قیام کے علاوہ پاکستان کو کوئی اہم مسئلہ درپیش نہیں ہے- وہ ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کر رہے تھے-

سابق وفاقی وزیر یٰسین وٹو حادثے میں جاں بحق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی نائب صدر سابق وفاقی وزیر میاں محمد یٰسین وٹو ملتان روڈ پر مانگا منڈی کے قریب اوکاڑہ سے لاہور آتے ہوئے کار کے حادثہ میں جاں بحق ہو گئے' بتایا گیا ہے کہ کار کے ڈرائیور کو اونگھ آ گئی تھی جس سے کار درخت سے ٹکرا گئی- انہوں نے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کو سیاست میں متعارف کرایا تھا-

پاکستان جیسی مذہبی آزادی کسی اسلامی ملک میں نہیں! گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ جو مذہبی آزادی آج پاکستان میں ہے دنیا کے کسی اسلامی ملک میں نہیں ہے- یہ آزادی ہمارے لئے ایک نعمت ہے اس کو برقرار رکھا جائے انہوں نے کہا کہ مذہب کو سیاسی طور پر تقسیم نہیں کیا جا سکتا ہم اختلاف رائے سے اور زیادہ مضبوط ہو رہے ہیں-

ریفرنڈم ہمارا اندرونی معاملہ ہے پاکستان نے بھارت کی طرف سے روس کی مدد سے کئے گئے ''براہموس'' میزائل کے تجربے کے اعلان کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان اپنی دفاعی صلاحیت برقرار رکھنے کیلئے ہر ممکن اقدام کرے گا- ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ ریفرنڈم ہمارا اندرونی معاملہ ہے- دولت مشترکہ اور یورپی یونین کو اس معاملے میں تشویش نہیں ہونی چاہئے-

ربوہ میں ریفرنڈم کی سرگرمیاں اور پولنگ ملک بھر کے مختلف شہروں کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بھی ریفرنڈم کے سلسلہ میں اہالیان ربوہ کی بھاری تعداد نے اپنی رائے کا بھرپور اظہار کیا یہاں پولنگ کیلئے 22 پولنگ سٹیشن بنائے گئے تھے- جن میں دارالیمن' ٹی آئی کالج و ہائی سکول' رحمت وسطی سکول' دارالصدر شمالی' ڈگری کالج' جامعہ نصرت' نصرت ہائی سکول' فضل عمر ہائی سکول' ٹاؤن کمیٹی اور بعض دیگر نواحی علاقوں کے پولنگ سٹیشن شامل ہیں- پولنگ سٹیشنوں پر لوگوں کی سہولت کیلئے نوجوان ڈیوٹیاں ادا کر رہے تھے- پانی کی سہولت موجود تھی- ریفرنڈم کے موقع پر ہونے والی پولنگ میں ربوہ کے شہریوں نے روایتی پر امن طریق پر حصہ لیا-

الیکشن سے پہلے آئینی ترامیم ہوں گی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے انتخابات اکتوبر میں ہوں گے- پائیدار جمہوریت کیلئے الیکشن سے پہلے آئینی تبدیلیاں ناگزیر ہیں لیکن یہ تبدیلیاں عوامی رائے عامہ کیلئے بحث مباحثے کے بعد کی جائیں گی- ریڈیو ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا میں علماء اور مشائخ کو پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی قدروں کی حفاظت کی جائے گی اسلام کی ترقی پسند قدروں پر مبنی جمہوریت قائم ہوگی-

ریفرنڈم کے بعد تعلیم' صحت اور بیروزگاری پر توجہ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ریفرنڈم کے بعد حکومت کی پوری توجہ تعلیم' صحت' امن وامان ور بے روز گاری جیسے مسائل حل کرنے پر مرکوز ہوگی-

ہائی کورٹ بار کے اجلاس میں ہنگامہ صدارتی ریفرنڈم کے خلاف لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا اجلاس ہنگامہ آرائی کی نذر ہو گیا- ریفرنڈم کے حامی اور مخالفین نے ایک دوسرے کے خلاف شدید نعرہ بازی کی اور ڈائس الٹ دیئے-

مسلم کش فسادات بھارتی صوبہ گجرات میں مزید جھڑپوں اور بم دھماکہ میں مزید 6 افراد ہلاک ہو گئے- بھارت کی حکومت کے مرکزی وزیر برائے کوئلہ وکانیں رام دلاس پاسوان نے گجرات کے بحران پر احتجاجاً استعفیٰ پیش کر دیا- واجپائی نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے- لوک سبھا میں حکومت کے خلاف قرارداد مذمت پیش ہوگی-

سات پاکستانی جاں بحق غیر قانونی طور پر یونان کی سرحد عبور کرتے ہوئے سات پاکستانی بارڈر پولیس کی گولیوں کا نشانہ بن گئے- مرنے والوں کا تعلق گوجرانوالہ' چک وساوا' شاہانہ لوک اور سوکیہ سے ہے-

آٹھ فلسطینی جاں بحق اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کے شہر الخلیل پر قبضہ کر لیا ہے- اور فائرنگ کر کے 8 فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا ہے- بیت اللحم کے ٹیٹو پٹی چرچ میں بھی ایک فلسطینی کو گولی ماردی گئی-

عرفات قیام امن کیلئے مثبت کردار ادا کریں- بش امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ عرفات تضادات ختم کر کے دہشت گردی کی مذمت اور قیام امن کیلئے مثبت کردار ادا کریں تو فلسطینیوں کو انسانی بنیادوں پر امداد دیں گے-

میجر سمیت دس فوجی ہلاک مقبوضہ کشمیر میں بی ایس ایف کا کیمپ تباہ کر دیا گیا- مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں میں دس بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے گئے- پونچھ میں مجاہدین نے کریک ڈاؤن میں مصروف فوجی پارٹی پر ہلہ بول دیا- 7 اہلکار موقع پر ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے جبکہ چار مجاہد بھی جاں بحق ہوئے-

افغانستان میں 90 ہلاک افغانستان میں مختلف متحارب گروپوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں 90 سے زائد افراد ہلاک ہونے کا خدشہ ہے گردیز میں 500 راکٹ فائر کئے گئے-

پیرس میں فلسطینیوں کے حق میں مارچ پیرس میں 40 ہزار افراد نے فلسطینیوں کے حق میں مارچ کیا- مظاہرین نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور اسرائیل کے خلاف نعرے لگائے- جلوس کی قیادت 15 خواتین کر رہی تھیں جنہوں نے ایک طویل بینر اٹھا رکھا تھا-

فلسطینیوں کی رسوائی پر دکھ کا اظہار جنوبی افریقہ کے آرچ بشپ ٹوٹو نے کہا ہے کہ فلسطین کے دورے کے دوران فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم دیکھ کر شدید دکھ ہوا ہے-

بقیہ صفحہ 1

میں پہلا انعام عبدالکریم قدسی صاحب کی کتاب ''سردل'' کو دیا گیا-

اگلے روز 14 اپریل 2002ء ادارہ پنجابی ادب اور ثقافت لاہور میں الیاس گھمن نے انعام پانے والے اہل قلم کو اپنے دفتر میں مدعو کیا اور ادارے کی طرف سے تحائف پیش کئے- اللہ تعالیٰ عبدالکریم قدسی صاحب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع شیخوپورہ کے دورہ کے لئے مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے-

(i) توسیع اشاعت

(ii) وصولی الفضل وبقایاجات

(iii) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صدر

نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

☎04524-212434 Fax:213966

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ- کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎212855-212755

☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎4415845

☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎214338

☆ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی

☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎542502

☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719

☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

FAX:219065 ☎291024

ہمارے پاس مضبوط باڈی کے کولر زنگ سے پاک بہترین پمپ پنکھا ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ نہایت معقول قیمت میں دستیاب ہے نیز ہر قسم کے کولر کی فیس تبدیل کروائیں علاوہ ازیں اپنے پرانے پیڈسٹل وسیلنگ فین دیکر نئے حاصل کر سکتے ہیں

تاج الیکٹرک سٹور

بالمقابل بیت اقصیٰ ربوہ فون: 213765

جرمن زبان سیکھیے

جرمن نیشنل خاتون ٹیچر سے جرمن زبان بولنا اور جرمن زبان میں کمپیوٹر سیکھیے- (صرف طالبات کیلئے)

نیشنل کالج 23- شکور پارک ربوہ

فون: 212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61